نقش آغاز

یا ایہا الناس قد جاءکم الحق

دارالعلوم حقانیہ عزم و عمل کے پچاس سال !!

ع ---- یہ نصف صدی کا قصہ ہے دو چار برس کی بات نہیں

حمد و ستائش ہے اس ذات بے ہمتا کیلئے جسنے انتہائی نامساعد حالات میں اس شمع حق کو فروزاں رکھا، جو آج سے پچاس سال قبل دارالعلوم کی شکل میں جلائی گئی تھی۔ آج ہر دل پر مسرت اور ہر آنکھ خوشی سے پرنم ہے ---- اور کیوں نہ ہو، کہ مادر علمی دارالعلوم حقانیہ نے آج علم و عزم اور دعوت و عزیمت کا نصف صدی پر محیط سفر طے کرلیا ہے۔ ہم بارگاہ ایزدی میں سر بسجود ہیں، جس نے خدمت دین متین کا عظیم منصب اس ادارے اور اس کے لائق فرزندوں کو عطا کیا، جنہوں نے چار دانگ عالم میں پھیل کر وہ ناقابل فراموش خدمات سر انجام دیں، جس پر ملت اسلامیہ کو بجا طور پر فخر ہے۔ آج قاسم و محمود، اور سندھی و مدنی کی مبارک روحیں خوشی سے سرشار ہونگی کہ انکی فکر اور ان کا لگایا ہوا پودا آج تناور درخت بن چکا ہے۔ آج شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق مولانا عبدالغفور اور شیخ عبدالحلیم زروبوی وغیرہم اکابرین کی روحوں کی مسرت اور خوشحالی کا دن ہے۔ کہ ان کے لگائے ہوئے شجر سایہ دار نے دین و ملت کی پاسبانی کے پچاس سال پورے کرلئے ہیں۔ آج روسی ٹینکوں کے پرخچے اڑا دینے والے مجاہد شہداء کی مقدس ارواح ایک دوسرے کو مبارکباد دے رہی ہونگی کہ اسی مادر علمی کی آغوش تربیت میں پل کر انہوں نے ان مقامات کبریٰ تک رسائی حاصل کی۔ آج دشمنان دین کے گھروں میں صف ماتم بچھی ہوگی کہ ان کے ہر دام اور ہر حلقہ کو توڑنے والا دارالعلوم آئندہ نصف صدی میں بھی ان کا مقابلہ کرنے کیلئے پر تول رہا ہے۔ صد ہزار شکر و امتنان اس ذات کیلئے جس نے دارالعلوم حقانیہ کو یہ سعادت بخشی کہ اس نے ایک اہم سنگ میل عبور کیا اور نصف صدی سے ملک و ملت اور عالم اسلام کیلئے جو دینی و ملی قومی سیاسی سماجی اور معاشرتی خدمات انجام دیں۔ اس کی آج ایک دنیا معترف ہے۔ اس ہفتہ دارالعلوم حقانیہ کے پچاس سال مکمل ہونے کے ساتھ بخاری شریف کی ایک منفرد اور پر وقار تقریب سعید منعقد ہو رہی ہے۔ جس میں تقریباً ۵۰۰ فضلاء کرام کی دستار بندی کیجائیگی۔ اتنی بڑی تعداد میں فضلاء کرام کی دستار بندی پاکستان میں صرف دارالعلوم حقانیہ کا امتیاز اور مقام رہا ہے۔ آج دارالعلوم حقانیہ جس مقام اور جس حیثیت میں قائم ہے۔ اور ایک عالم کو رشد و ہدایت کی کرنوں سے منور کر رہا ہے۔ تو یہ سب کچھ بخت و اتفاق کی بات نہیں۔

ع --- یہ نصف صدی کا قصہ ہے دو چار برس کی بات نہیں

اس گلشن کی تزئین و آرائش اور اس کی چمن بندی جس سے آج مسلمانان عالم کے دل و دماغ

معطر ہورہے ہیں۔اوراس چشمہ فیض وہدایت سے تشنگان علوم نبویہ اپنی تشنہ کامی کا مداوا کرتے ہیں۔ میں اس کے بانی حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق نوراللہ مرقدہ کے خون جگر آہ ہائے سحری اور نالہ ہائے رسا ان کی شب وروز کی دعاؤں کی بدولت ہی اس وادی غیر ذی زرع کو سدا بہار چمنستان میں تبدیل کردیا۔ آج اس مرکز علوم اسلامیہ سے جو کائنات میں فیض جاری ہے۔یہ سب اسی مبداء فیض ہی کی کرشمہ سازیاں اور مہربانیاں ہی توہیں۔ اور حضرت الشیخ کے اخلاص للّٰہیت و تقویٰ تصحیح نیت اور توکل علی اللہ یقین کامل اسلام کی تڑپ دین کا جذبہ علم کی قدر قوم وملک کی صحیح خطوط پر رہنمائی کا ولولہ ہی تو ہے،جس نے جہل و تیرگی کے صحراؤں میں بھٹکے ہوئے لوگوں کیلئے دارالعلوم حقانیہ جیسا ادارہ بنانے پر حضرت الشیخ کو آمادہ کیا جو کہ جوئے شیر لانے سے زیادہ مشکل کٹھن اور ناقابل یقین کارنامہ ہے۔ لیکن حضرت الشیخ کے جذب صادق اور مضبوط قوت ارادی نے یہ ثابت کردیا۔ کہ صحراؤں میں بھی لالہ و گل کھل سکتے ہیں۔ سنگلاخ اور خشک پہاڑوں مین بھی علم کے چشمے پھوٹ سکتے ہیں۔

وان من الحجارة لما یتفجر منه الانهار وان منها لما یشقق فیخرج منه الماء، اور حضرت الشیخ کی اسی سعی مشکور نے یہ ثابت کردیا۔ کہ وسائل وذرائع اور مادی اسباب کے فقدان کے باوجود یونیورسٹیاں اور انسٹیوٹ قائم ہوسکتے ہیں۔ آج دارالعلوم حقانیہ بلامبالغہ ایشیاء کا ایک عظیم اسلامک سنٹر بن چکا ہے۔ جسکے اثرات دنیا بھر میں دیکھے اور محسوس کئے جاسکتے ہیں ہیں۔

--------اگر فردوس بر روئے زمین است ہمین است وہمین است وہمین است

اس منزل اور اس مقام ومقصد حاصل کرنے کیلئے حضرت الشیخ اور انکے مخلص رفقاء اور دارالعلوم کے معاونین اساتذہ وانتظامیہ نے جو سختیاں تکالیف اور قدم قدم رکاوٹوں کے دریا عبور کیے۔وہ ایک طویل داستان ہے جس کی یہاں لکھنے کی نہ تو گنجائش ہے اور نہ موقعہ

دارلعلوم حقانیہ محل وقوع کے اعتبار سے اس تاریخی جگہ پر واقع ہے۔ جہاں پر سیدین شہیدین حضرت شاہ اسماعیل شہید وحضرت سید احمد شہید کے بہادر رفقاء سکھوں اور طاغوتی قوتوں کے خلاف صف آراء ہوئے تھے۔ اور یہاں پر ہی ان کا قیام رہا۔اوران کے خیمے نصب تھے۔اور یہیں پر ان بے سروسامان مجاہدین نے ایک مضبوط قوت کے خلاف مورچہ سنبھالا تھا۔ اور اس زمین پر مجاہدین کے پاک قدم ان کے پاک انفاس اوران کے نعرہ ہائے تکبیر نے فضاء میں ایک نورانی کیفیت پیدا کردی تھی۔

--ع----وہ سحر جس سے لرزتا ہے شبستان وجود ہوتی ہے بندہ مومن کی اذاں سے پیدا

الحمدللہ کہ آج اسی جگہ قال اللہ اور قال الرسول کی صدائیں بلند ہورہی ہیں۔ اور آج دارالعلوم حقانیہ کے فضلاء عصر حاضر کی تمام دین دشمن قوتوں اور اسلام بیزار طاقتوں حتی کہ امریکہ اور روس سے پنجہ آزمائیں اور امت مسلمہ کو اپنا بھولا ہوا سبق (جہاد) یاد دلا رہے ہیں۔اور دارالعلوم حقانیہ کی پچاس سالہ محنت آج طالبان کی شکل میں افغانستان میں نظام خلافت راشدہ کے علمبرداروں کی صورت میں ظاہر

ہورہی ہے۔اور تقریباً تین سو سال کے بعد کرہ ارض کے ایک حصہ پر صحیح معنوں میں اسلامی خلافت کا آغاز ہوچکا ہے۔اس کے ساتھ ساتھ دنیا بھر کی تحریکوں علمی وادبی میدانوں جہادی اور عسکری محاذوں، سیاست کے کارزاروں صحافت کی وادیوں الغرض زندگی کے ہر شعبہ میں ان حقانیین کا ڈنکا بج رہا ہے۔ یہ ان قدسی صفات شخصیات کے روحانی تصرفات اور توجہات کی برکت ہے۔ کہ جو فیض عام آج دارالعلوم حقانیہ کا تمام دنیا میں جاری وساری ہے ہم سب کی مادرعلمی دارالعلوم دیوبند کے بعد شاید ہی یہ سعادت کسی دوسرے مدرسے یاادارے کے حصے میں آیا ہو۔

درسگاہ علم وعرفان اور مکتب فکرودانش اوراس آدمیت ساز ادارے نے برصغیر پاک وہند میں عموماً اور بالخصوص صوبہ سرحد وبلوچستان اور افغانستان میں ایسا ہی کردار کیا ہے۔ جیسا کہ کوفہ وبصرہ وتاشقند وسمر قند.بخارا اور دارالعلوم دیوبند ندوۃ العلماء ومظاہر العلوم اوراپنے وقت کے بڑے بڑے اداروں نے اپنے وقت میں ادا کیا۔

آج دنیا کے کسی بھی حصے میں چلے جائیں آپ کو حقانی فضلاء ہی ملیں گے۔اور پاکستان میں سرحد وبلوچستان اور پھر افغانستان میں کسی بھی شہر یا قصبہ یا گاؤں کو آپ جائیں، تو وہاں پر حقانیہ کا ہی فاضل آپ کو ملے گا۔جگہ جگہ اس ادارے (ام المدارس) کے فرزندوں نے علم وعرفان کی شمعیں فروزاں کی ہوئی ہیں۔اور ظلمت کدہ عالم کو چراغ مصطفوی سے روشن رکھنے میں مصروف ہیں۔

دارالعلوم حقانیہ کی ایک امتیازی خصوصیت یہ بھی ہے، جس پر پچاس سالہ عرصہ شاہد عدل ہے کہ دارالعلوم نے کبھی بھی کسی فرعی مسئلہ میں تعصب غلو اور تشدد سے کام نہیں لیا۔اور اس کے روحانی فرزند کبھی بھی کسی فرعی مسئلہ میں نہ الجھے۔ یہ سب کچھ حضرت الشیخ کی صحبت کا اثر تھا۔اور اس مکتب عشق کی کرامت تھی----ع---- یہ فیضان نظر تھا یا کہ مکتب کی کرامت تھی

سکھائے کس نے اسماعیل کو آداب فرزندی

یہی وجہ ہے کہ یہ ادارہ ہمیشہ مرکزی حیثیت کا حامل رہا ہے۔اور ہر کسی کے لیے یہ ادارہ قابل قبول اور گویا ایک اتھارٹی ہے۔ملک میں بڑی بڑی دینی وسیاسی تحریکات کا مرکز ومحور رہا ہے۔دارالعلوم کے متعلق مفکر اسلام حضرت مفتی محمود صاحب رحمہ اللہ نے ایک موقع پر فرمایا تھا۔کہ حقانیہ میرے لیے "میقات" کی حیثیت رکھتا ہے۔اس کے سامنے سے میں بغیر یہاں رکے اور حضرت الشیخ سے ملے گزر جاؤں تو گویا میقات سے بغیر احرام سے گزرنے کے مترادف ہے۔الغرض ان پچاس سالوں کا ریکارڈ اور اس کے شاندار ماضی اور اس کے عظیم الشان کارناموں اور عالم اسلام پر اس ادارے کے احسانات کا احصاء میرے اس ناتواں قلم اور کلک بے مایہ کے بس کی بات نہیں کیونکہ۔

-----ع----- مرے قلم میں ادیبوں کی آب وتاب نہیں

متاع دیدہ خوناب لے کے آیا ہوں

دارالعلوم حقانیہ کو مستقبل میں بہت سے چیلنجوں کا سامنا کرنا ہوگا۔اوراس کے سامنے

بڑے بڑے اہداف اور مقاصد ہیں۔ اور ہمیں اس کے شاندار ماضی کے تناظر میں یہ توقع اور امید ہے کہ جتنے بھی سخت کٹھن اور مشکل امتحانات اس کو پیش آجائیں تو اپنی روایت کے مطابق اس سے نبرد آزما ہو گا۔

آج اگرچہ حضرت شیخ الحدیث نوراللہ مرقدہ اور ان کے قدسی صفات مخلصین ساتھی مثلاً خان اعلیٰ محمد زمان خٹک، الحاج شیر افضل خان بدرشی، مولانا سلطان محمود، حضرت صدر صاحب مولانا عبدالحلیم زروبوی، مولانا محمد علی صاحب، حضرت مولانا عبدالغفور صاحب، مولانا عبدالغنی صاحب، مولانا محمد ہاروت صاحب، الحاج سید نور بادشاہ صاحب، الحاج شیخ محمد یوسف صاحب، الحاج غلام محمد صاحب، الحاج رحمان الدین صاحب وغیرہم۔۔ اس دنیا میں موجود نہیں لیکن یقیناً ان کی پرسعادت ارواح خوش وخرم ہوں گی۔ کہ جو پودا انہوں نے لگایا تھا، اور اس کے ساتھ انہوں نے جو محنت کی تھی۔ اب وہ ایک عظیم الشان شجرہ طیبہ کی شکل میں موجود ہے۔ گویا کشجرة طیبة اصلھا ثابت وفرعھا فی السماء تؤتی اکلھا کل حین باذن ربھا (الآیہ) اور اس کے سائیہ عاطفت تلے ایک عالم محو استراحت ہے۔ اس سال اس کے پچاس سال مکمل ہونے کو ہیں۔ اور حقیقت یہ ہے۔ کہ آج تک اس دارالعلوم نے بحمداللہ تنزل کی شکل تک نہیں دیکھی۔ اور روزافزوں ترقی کے منازل طے کرتا چلا آرہا ہے۔ وذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء خداوند کریم کے حضور ہماری یہ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو مزید ترقیوں سے نوازے۔ اور جس اخلاص وللّٰہیت کی بناء پر اس کا سنگ تاسیس رکھا گیا تھا۔ وہی روح اور وہی جذبہ اس کے کارکنوں اور ارباب بست وکشاد میں جاری وساری رہے اور ہم سب کی مادر علمی دارالعلوم حقانیہ کو ایسی ہزاروں لاکھوں صدیاں نصیب ہوں۔ تاکہ معمورہ ارض پر آفتاب ماہتاب کی طرح اس کی کرنیں ضیاء پاشیاں کرتی رہیں۔ اور یہ چشمہ آب زلال تشنگان علوم دینیہ کی پیاس اور تشنگی بجھاتا رہے۔ اور یہ داستان علم وحکمت حضور کی تعلیمات مقدسہ اور قال اللہ اور قال الرسول کی روح پرور صداؤں اور ایمان افروز زمزموں سے گونجتا رہے اور یہ رشد وہدایت اور حقانیت کی قندیل صبح قیامت تک نور برساتی رہے۔ مثل نورہ کمشکوٰة فیھا مصباح اور دارالعلوم دیوبند کی طرح یہ تاریخی شہپارہ تاابد علم وعمل کا گہوارا رہے۔ اور ہم جیسے گنہگار و بے مایہ تہی دامنوں اور بے بضاعتوں کو اس کے ادنیٰ ترین خدام میں شامل کرے اور اسی کی بناء پر ہماری عاقبت سنوارے (آمین)

تم سلامت رہو ہزار برس

ہر برس کے ہوں دن پچاس ہزار

راشد الحق سمیع (شریک دورہ حدیث) — لہ دعوة الحق